

کیسا قیامۃ خیز منظر زینب نے دیکھا

کیسا قیامۃ خیز منظر زینب نے دیکھا
سر بھائی کا زبردے خنجر زینب نے دیکھا

عون محمد اکبر و اصغر اور بھائی عباس
مارے گئے دوپہر میں سارے کوئی نہیں ہے پاس
تھا ہے زہراء کا دلبر زینب نے دیکھا

خیبے سے شبیر جو نکلے پڑھ کے سلام آخر
زینب نے شہ کے گھوڑے کی تھامی لگام اکر
مقتل میں جاتے ہے سرور زینب نے دیکھا

ٹیکڑی سے زینب نے نظر کی جب سوئے میدان
دیکھا بیٹھے ہیں زرخو سے چور شہ ذی شان
مارتے ہیں سب تیر اور پتھر زینب نے دیکھا

مؤمنواک لمحے کو سوچو کیسی وہ ساعۃ تھی
 پسلیانر ٹوٹ گئی مولیٰ کی کیسی قیامۃ تھی
 شمر نے جب تھی ماری ٹھوکر زینب نے دیکھا

شہ نے کہا اے ظالم بس اِک گھونٹ پلا پانی
 ہائے مگر شبیر کی اُس نے بات نہیں مانی
 خشک گلے پر پھیرا خنجر زینب نے دیکھا

روح محمد کی یثرب میں ہائے ترپتی تھی
 کند چھوری کے وار سے کتنی اِذاء ہوتی تھی
 چومتے تھے یہ حلق پیبر زینب نے دیکھا

شمر اوٹھا سینے سے شہ کے شہ نے کیا سجدة
 اُمّہ کی بخشش کی خاطر اِخري تھا سجدة
 تن سے کیا ظالم نے جُدا سر زینب نے دیکھا

زینب نے یہ ظلم بھی دیکھا دیدائے مضطر سے
 کتنی تھی ظالم کو عداوۃ سبطِ پیبر سے
 روندھتے تھے لاشے کو لشکر زینب نے دیکھا

بولی بہن اے بھیا میرے سر پہ نہیں چادر
 لاکے کہانہ سے دوز میں کفن اے مانہ جائے دلبر
 جسم کھیں ہیں سرہیں کھیں پر زینب نے دیکھا

غم کا بیان برہان ہدی شہ جب فرماتے ہیں
 عاشورا کے روز جو مولیٰ سجدہ بجاتے ہیں
 یاد آتا ہیں جب وہ منظر زینب نے دیکھا

کیسے **عزادارہ** اہ سنائے کیسا ہووا انرار
 کربوبلا ہو کوفہ ہو یا شام کا ہو بانرار
 ہر منزل پر بس اِک محشر زینب نے دیکھا

